رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
قرآن اور فاروقِ اعظم

29-July-2022

جمعہ کے اجتماع میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

جمعہ کا بیان (29 جولائی، 2022ء)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجِد کے تحت (مساجِد کے لئے)

قرآن اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قبولِ اسلام کا واقعہ
- ...مُوافقاتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان میں نازِل ہونے والی آیات
- ...فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شوق و ذوقِ تلاوت

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود نہ پڑھ لو۔(1)

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر درود شریف | نہ ہووے حشر تلک بھی بر آورِ حاجات

قبولیت ہے دُعا کو درود کے باعث | یہ ہے درود کی ثابت کرامت و برکات(2)

وضاحت: یعنی دُعا کے ساتھ دُرود نہ پڑھا جائے تو دُعا قیامت تک بھی قبول نہ ہو گی، دُعا درودِ پاک کے صدقے ہی قبول کی جاتی ہے، درود پاک کی یہ عزت و برکت روایات سے ثابت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیِ رسول، حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہو تو اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ذِکر کرنے میں جلدی کیا

1 ...ترمذی، ابواب: الوتر، صفحہ: 145، حدیث: 486۔

2 ...کافِی کی نعت، صفحہ: 41۔

کرو! **بے شک حضرت عمر فاروق** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اسلام قبول کرنا مَدَد تھا، **بے شک حضرت عمر** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خلیفہ بننا فتوحات (یعنی کامیابیوں) کا ذریعہ تھا، **اللہ پاک کی قسم!** جب حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہوئے، دُنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ درختوں کو بھی اس کا دُکھ ہوا، **اللہ پاک کی قسم!** میں سمجھتا ہوں، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو آپ کو قُوَّت دیتا اور ہدایت کرتا تھا، **اللہ پاک کی قسم!** اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کسی کُتّے سے محبت کرتے تھے تو ضرور میں بھی اس کُتّے سے محبت کروں گا۔[1]

بہارِ باغِ ایماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
چراغِ بزمِ عرفاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

نہ کیوں وہ ذات چمکے، جس نے دِینِ پاک چمکایا
جہاں کے مہرِ تاباں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

وہ عالم دَبدَبہ کا، کانپتے ہیں قیصر و کسریٰ
ہے جن سے دِین کی شاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں[2]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فُقَہَاءِ صحابہ میں سے ہیں یعنی ❁ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بلند رُتبہ صحابی بھی ہیں ❁ ماہِر عالِمِ دین بھی ہیں ❁ اور بلند رُتبہ مفتی بھی ہیں ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ سے فتوے پوچھا کرتے تھے ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو قرآنِ کریم ایسے پڑھنا چاہے جیسے نازِل ہوا ہے، اسے چاہئے عبد اللہ بن مسعود کی طرح پڑھے۔[3] ❁ پیارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، مکی

---

1 ...مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبَہ، کتاب: الفضائل، جلد: 7، صفحہ: 480، حدیث: 22۔
2 ...دِیوانِ سالِک، صفحہ: 28۔
3 ...سُنَن کبریٰ لِلنّسائی، کتاب: المناقب، جلد: 7، صفحہ: 352، حدیث: 8199۔

مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلین شریف اور تکیہ مبارک اُٹھانے، رکھنے کی خدمت حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سپرد تھی، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو صَاحِبُ الْوِسَادَۃِ وَالنَّعْلَیْن کہا جاتا ہے یعنی حُضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلین شریف اور تکیہ مبارک اٹھانے رکھنے والے۔(1)

ایسے بلند رُتبہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نصیحت فرما رہے ہیں: جب بھی نیکوں کا ذِکْر ہو تو جلدی سے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ذِکْر بھی کیا کرو! پھر غور فرمایئے! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اپنی محبت کا اِظْہار کیسے زبردست انداز میں کیا ہے، فرما رہے ہیں: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کسی کُتّے سے محبت کرتے تھے تو میں بھی اُس سے محبت کروں گا یعنی ایسی حقیر چیز جس سے عموماً محبت نہیں کی جاتی، اگر بالفرض حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس سے محبت کرتے ہوں اور مجھے معلوم ہو جائے تو میں بھی اس چیز سے محبت کروں گا۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اللہ پاک ہمیں بھی صحابۂ کرام سے، اَہْلِ بیت اطہار سے، خلفائے راشدین سے، پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق سے، دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق سے، تیسرے خلفیہ حضرت عثمانِ غنی سے، چوتھے خلیفہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم ان سب سے کمال محبت کرنے، ان کا کمال ادب کرنے، ان کے ذِکْر سے زبان تَر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر صحابیٔ نبی، جنّتی جنّتی | چار یارِ نبی، جنّتی جنّتی
ابو بکر و عمر، جنّتی جنّتی | عثمانِ غنی، جنّتی جنّتی

❶ ... بخاری، کتاب: فضائل اصحاب النبی، باب: مناقب عبد اللہ بن مسعود، صفحہ: 950، حدیث: 3761۔

فاطمہ اور علی، جنّتی جنّتی	حَسَنْ بھی حُسَیْن بھی، جنّتی جنّتی

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نصیحت کے مُطابق آج ہم **اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!** اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ذِکرِ خیر کرنے کی سَعَادت حاصِل کریں گے۔ ❁حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بلند رُتبہ صحابیِٔ رسول بلکہ مُرادِ رَسُول ہیں، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اللہ پاک سے مانگ کر لیا یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی، جس کے نتیجے میں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام قبول کیا۔

رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا	عطاءِ رَبِّ سُبحاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں
چُنا اس پاک نے دیں کے لئے اس پاک ستھرے کو	حبیبِ دِین داراں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

❁حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اسلام قبول کرنے سے اسلام کی عزت اور غلبے میں اِضافہ ہوا، مسلمانوں کو حوصلہ ملا ❁حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبولِ اسلام کے بعد ہی مسلمانوں نے حرمِ پاک میں اعلانیہ نماز ادا کی ❁رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنا وزیر فرمایا❁اسلام کی تمام اَہَم منصوبہ بندیوں میں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اللہ پاک کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی مُشِیر رہے ❁ساری زِندگی حُضُور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری ❁خلیفۂ اَوّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وفات کے بعد 12 سال تک مسلمانوں کے خلیفہ اور اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن رہے۔

پسِ صدیق اکبر مصطفٰے کے سب صحابہ میں | ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا[1]

آخر مسجدِ نبوی شریف میں، نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے، ایک کافِر نے خنجر سے آپ پر حملہ کیا، جس سے آپ زخمی ہوئے اور مدینۂ پاک میں شہادت کی موت پائی۔ حضرت صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ پاک میں حضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو مبارک میں دَفن ہوئے۔[2]

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں | مزار اب ہے قریبِ مصطفٰے فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کے بہت سارے پہلو ہیں، ان میں سے ایک بہت اَہَم پہلو ہے: **حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا قرآنِ کریم سے گہرا تعلق۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی قرآنِ کریم سے گہری محبت کرتے تھے، قرآنِ کریم سیکھتے تھے، سمجھتے تھے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے، اس پر عمل کیا کرتے تھے مگر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کو پڑھیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا قرآنِ کریم کے ساتھ جُدا قِسم کا ہی تعلق نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قبولِ اسلام کا واقعہ ہی دیکھ لیجئے!

حضرت عمر فاروقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قبول اسلام کا واقعہ

مَشْہور واقعہ ہے: حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، آپ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 526۔
2 ...کراماتِ فاروقِ اعظم، صفحہ: 5 تا 6 خلاصۃً۔

جا سلام کے سخت دُشمن تھے، ایک دِن سخت غصے میں، ننگی تلوار لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللہ! شہید کر دینے کے ارادے سے جا رہے تھے، راستے میں معلوم ہوا کہ آپ کی بہن بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکی ہیں، بہن کے گھر پہنچے، اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آ رہی تھی، دروازہ کھٹکھٹایا، اندر گئے، بہن پر بھی تَشَدُّد کیا، بہنوئی کو بھی خوب مارا، مگر جب دیکھا کہ مار کھا کر بھی ان کے دِل سے اسلام کی محبت کم نہیں ہو رہی تو خیال کیا کہ آخر دیکھوں تو یہ کیسی طاقت ہے، اسلام میں کیسی لذّت ہے جو اتنی مار کھانے سے بھی کم نہیں ہوتی، بہن سے قرآنِ کریم مانگا، بہن نے فرمایا: ناپاک لوگ اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے، غسل کرو یا وُضو کرو پھر قرآنِ کریم ملے گا، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے وُضو کیا، قرآنِ کریم ہاتھ میں لیا، کھولا، سورۂ طٰہٰ کی آیات سامنے تھیں، آپ نے پڑھنا شروع کیا، اس آیت پر پہنچے:

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (پارہ16، سورۂ طٰہٰ:14)	ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر۔

بَس یہیں تک پڑھا تھا کہ قرآنِ کریم نے اپنا اَثَر دکھا دیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دِل پگھل گیا، دِل میں نورِ ایمان پیدا ہوا، بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، کلمہ پڑھا اور ساتھ ہی مسلمانوں نے اس زور سے نعرۂ تکبیر لگایا کہ حرمِ کعبہ تک اس کی گونج جا پہنچی۔ یُوں حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گئے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھئے! اسلام کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا قرآنِ کریم کے ساتھ کیسا گہرا تعلق ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بعض وہ ہیں

1 ...اِتّحافُ الْخِیَرَۃِ الْمِہَرَۃ، کتاب: الفضائل، باب: فضائل عمر، جلد: 9، صفحہ: 221 تا 222، حدیث: 8865 خلاصۃً۔

جو معجزات دیکھ کر مسلمان ہوئے، بعض اَخلاقِ مصطفےٰ سے مُتَاَثِّر ہو کر مسلمان ہوئے، بعض دلائل سُن کر، اسلام کی سچائی دیکھ کر مسلمان ہوئے، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بغیر کسی دلیل کے، بغیر معجزہ دیکھے ہی مسلمان ہوئے، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ کریم سُن کر، قرآنِ کریم پڑھ کر مسلمان ہوئے، یہ جو قرآنِ کریم پڑھ کر، سُن کر مسلمان ہونے والے ہیں، ان میں سرِ فہرست نام حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ہے، ایک روایت میں ہے: جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بہن نے آپ کو قرآنِ کریم دیا، آپ نے کھولا، پڑھنا شروع کیا تو جیسے جیسے آپ پڑھتے جاتے تھے، آپ پر لرزہ طاری ہوتا جارہا تھا، آخر ایمان آپ کے دِل میں اُتر گیا اور آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔(1)

مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

مُحَدِّثِین، علمائے کرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم جب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک بیان کرتے ہیں تو اس میں ایک خاص عُنْوان ذِکْر کیا جاتا ہے: مُوَافِقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔

یہ عنوان خاص حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کا ہے، ان کے عِلاوہ اور کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرت میں باقاعِدہ سے "مُوَافقات" بیان نہیں کی جاتیں۔

مُوَافقات کا مطلب ہے: قرآنِ کریم کی وہ آیات جو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی رائے کے مُوَافِق نازِل ہوئیں؛ مثلاً حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

---

(1)... مُسْنَدِ بَزّار، جلد:1، صفحہ:401، حدیث:279 ملتقطاً۔

نے بارگاہِ رسالت میں کوئی رائے پیش کی، اس پر قرآنِ کریم کی آیت نازِل ہوگئی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان مبارک سے کوئی جملہ نکلا، اس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوگئی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کوئی کام کیا، اس کے درست ہونے پر قرآنِ کریم کی آیت نازِل ہوگئی۔ یہ کُل 20 یا اس سے بھی زیادہ آیات ہیں جو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی رائے کے مُوَافِق نازِل ہوئیں، انہی کو "مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ" کہا جاتا ہے۔

مثلاً ❁ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی نہ بنالیں، اس پر آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:125)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اے (مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

❁ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم صَفَا اور مَروَہ کا طواف (یعنی سَعی کریں، صَفَا و مَروَہ کے پھیرے لگایا) کریں تو (کتنا اچھا ہو گا...!)، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:158)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک صفا اور مَروَہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے۔

❁ عبد اللہ بن اُبَی جو مُنافقوں کا سردار تھا، یہ جب واصِلِ جہنّم ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یارَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس مُنافِق کی

نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، اس پر حکمِ قرآنی نازِل ہوا:

وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (پارہ10، سورۃ التوبۃ:84)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا

ایک بار "اِبْنِ صُوریا" جو کافِر تھا، اس نے کہا: ہم جبریل کے دُشمن ہیں، اگر تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس میکائیل وحی لے کر آتے ہوتے تو ہم کلمہ پڑھ لیتے، اس بدبخت کی ایسی گستاخی والی گفتگو پر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ مِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ۔

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کافِر کو یہ جواب دیا، اُدھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور یہی جملہ آیتِ قرآنی بَن کر نازِل ہوا، اللہ پاک نے فرمایا:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۹۸﴾ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:98)	ترجمہ کنزُالعِرفان: جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

اسی طرح اسلام میں پہلے شراب حلال تھی، ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دُعا کی: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ یعنی اِلٰہی! شراب کے مُعاملے میں ہماری راہنمائی فرما۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (پارہ5، سورۃ النساء:43)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو تم کہو۔

اس آیت میں صِرف نمازوں کے اَوقات میں شراب پینے سے منع کر دیا گیا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْهُ کو بُلایا، یہ آیتِ کریمہ سُنائی، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْهُ نے پھر دُعا کی: اِلٰہی! مزید واضح حکم عطا فرما، اب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:219)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے۔

اس آیت میں شراب کی بُرائی بیان کی گئی مگر اسے مکمل طور پر حرام قرار نہ دیا گیا، پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْهُ کو بُلایا، یہ آیت سُنائی، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْهُ نے پھر دُعا کی: اِلٰہی! مزید واضح حکم عطا فرما، اب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۹۰ (پارہ7، سورۃ المائدۃ:90)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت میں شراب کو مکمل طور پر حرام کر دیا گیا۔[1]

ملی تائیدِ خدا، تائیدِ حبیبِ خدا	مل گئی تائیدِ اَصحابِ خَیْرُ الْوَرٰی
دیا حق نے ان کا ساتھ ہے	فاروقِ اعظم کی کیا بات ہے

1 ... ثلاث رسائل فی مُوافقات عمر بن الخطاب، صفحہ: 111 تا 164 ملتقطاً۔

پیکرِ صدق و صفا ان کے	حق میں رسولِ خدا کی دُعا
جب بھی کچھ کہے حق تیرے ساتھ ہے	فاروقِ اعظم کی کیا بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادِیث میں فضائِلِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مُوافقات یعنی آپ کی رائے کے مُوافِق نازِل ہونے والی ان آیات کو سامنے رکھ کر اندازہ لگائیے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی رائے کیسی پختہ تھی، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سوچ، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فکر کیسی اعلیٰ تھی، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دِلی میلان کیسا زبردست تھا، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآنِ کریم کے مِزاج سے کتنے واقف تھے کہ آپ کی سوچ کے مُوَافِق، آپ کی فِکْر کے مُوَافِق، آپ کی رائے اور دِلی میلان کے مُوَافِق قرآنِ کریم اُترا کرتا تھا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے قرآنِ کریم کا اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا آپس میں انتہائی گہرا تعلق...!

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے عمر سے بُغض رکھا، اس نے مجھ سے بُغض رکھا، جس نے عمر سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی۔ بے شک اللہ پاک عرفہ کی رات کو مسلمانوں پر عُمُومی فخر فرماتا ہے اور عمر پر خصوصی فخر فرماتا ہے، بے شک پہلے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اُمَّت میں مُحَدِّث ہوتے تھے، اگر میری اُمَّت میں کوئی مُحَدِّث ہے تو وہ عمر ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیسے مُحَدِّث؟ فرمایا: وہ جس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔ (1)

ہمارے ہاں عُموماً جو لفظِ مُحَدِّث بولا جاتا ہے جیسے مَوْلانا سَردار احمد صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کہتے ہیں، اس سے مراد ہے: حدیث شریف کا بہت بڑا عالِم، اور اس حدیثِ پاک میں جو لفظ "مُحَدِّث" آیا ہے، اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں اور یہ والے مُحَدِّث حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔

❁ایک حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ بے شک اللہ پاک نے عمر کی زبان اور دِل پر حق رکھ دیا ہے۔ (2) ❁طَبرانی شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، مکی مدنی آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمر میرے ساتھ ہے، میں عمر کے ساتھ ہوں، میرے بعد عمر جہاں بھی ہو، حق اس کے ساتھ ہو گا۔ (3) ❁ایک حدیثِ پاک میں ہے: انبیا کے سَرْوَر، آقائے عمر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آسمان پر کوئی فرشتہ نہیں مگر وہ عمر کی عزّت کرتا ہے اور زمین پر کوئی شیطان نہیں مگر وہ عمر سے دُور بھاگتا ہے۔ (4)

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے | ہے ایسا رُعب، ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا (5)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِیْن ہم تک رِوایت سے پہنچا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابھی مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے متعلق سُنا، بعض نادان

---

1 ... معجم اوسط، جلد: 5، صفحہ: 102، حدیث: 6726۔
2 ... کنز العمال، کتاب: الفضائل، فضل عمر بن الخطاب، جزء: 11، جلد: 6، صفحہ: 262، حدیث: 32714۔
3 ... تاریخ ابن عساکر، جلد: 48، صفحہ: 324۔
4 ... جامع صغیر، صفحہ: 486، حدیث: 7953۔
5 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 526۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ان موافقات کا اِنکار کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ موافقاتِ عمر کو ماننے سے خَتمِ نبوت کا اِنکار لازِم آتا ہے، مثلاً اگر ہم مانتے ہیں کہ ایک جملہ جو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زبان سے نکلا تھا، پھر وہی جملہ قرآنی آیت بَن کر نازِل ہوا تو اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر بھی **مَعَاذَ اللہ!** وَحی نازِل ہوتی تھی اور یہ خَتمِ نبوت کا اِنکار ہے، لِہٰذا مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ماننا درست نہیں۔

اس اعتراض کے جواب کے طَور پر دو مدنی پھول ذہن نشین کیجئے! **پہلا مدنی پھول** تو یہ یاد رکھنے کا ہے کہ "**دِین**" ہم تک عقل سے نہیں، دِین روایت سے پہنچا ہے۔ یعنی جو کچھ قرآنِ کریم میں ہے، جو کچھ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اسے ماننے کا نام دین ہے، اب پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کچھ فرمایا، یہ سب کچھ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے سُنا، دیکھا اور آگے بیان کیا، پھر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان سے تابِعِین نے سُنا، تابِعِین سے تَبع تابِعِین نے سُنا، پھر تَبع تابِعِین نے اپنے بعد والوں کو بتایا، یُوں کرتے کرتے ہم تک دِین پہنچا، اب یہ جو روایت ہوئی یعنی ایک شخص اپنے بعد والے کو دِین کی باتیں سکھاتا رہا، بتاتا رہا، اس کے متعلق اُصول مقرر ہیں، بَس جو بات ہم تک پہنچی اور اُن اُصولوں کے مُطابق ہے، اسے قبول ہی کیا جائے گا، اگر ہماری عقل اُس بات کے مُوافِق ہے تو اس پر شکر ادا کرنا چاہئے اور اگر ہماری عقل میں وہ بات نہیں آ رہی تو اس پر عقل کے گھوڑے نہیں دوڑائے جائیں گے بلکہ دِین کی اس بات کو، حدیثِ پاک کو، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے اُن فرامین کو مانا جائے گا، عقل کی پیروی نہیں کی جائے گی۔

لِہٰذا جب اَحادِیث میں موجود ہے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس اُمَّت کے

مُحَدَّث ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان پر اللہ پاک نے حق رکھ دیا ہے، اَحادیث میں یہ بھی موجود ہے کہ کتنی ساری آیات حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مُوَافقت میں نازِل ہوئی ہیں، حدیثِ پاک کے بڑے بڑے ماہِر عُلَمائے کرام نے یہ اَحادیث، یہ روایات کتابوں میں لکھی ہیں تو اب ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں، ہم انہیں قبول ہی کریں گے اور بَس...

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

رہی یہ بات کہ اگر مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مان لیا جائے تو اس سے خَتْمِ نبوت کا انکار ہوتا ہے تو یہ بات ہی سِرے سے غلط ہے، مُوَافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مان لینے سے خَتْمِ نبوت کا انکار نہیں ہوتا بلکہ یہ تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کی زَبردست دلیل ہے۔ وہ کیسے؟ یہ سمجھنے کے لئے ایک حدیثِ پاک سمجھئے!

"خَتْمِ نبوت" کی زبردست دلیل

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ پاک ہے: لَوْكَانَ بَعْدِي نَبِيًّا لَكَانَ عُمَر اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر ہوتا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی۔ یہ حدیثِ پاک خَتْمِ نبوت کی بھی دلیل ہے اور الحمدللہ! عِلْمِ غیب کی بھی بہت پیاری دلیل ہے۔ دیکھئے! مِثَال کے طور پر اگر سُوال کیا جائے کہ جس جگہ آج مِینارِ پاکستان ہے، اس جگہ بالفرض مِینارِ پاکستان نہ ہوتا تو کیا ہوتا تھا؟ کیا کوئی شخص اس سُوال کا یقینی جواب دے سکتا ہے؟ نہیں

---

(1) ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، لوکان بعدی نبی، جلد:4، صفحہ:38، حدیث:4551۔

دے سکتا، اگر کوئی کہے گا کہ اس جگہ ہوٹل ہونا تھا تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں ہوٹل نہیں، مَسْجِد ہونی تھی۔ یعنی کوئی بھی شخص حَتْمِی طور پر نہیں بتا سکتا کہ اگر مِیْنَارِ پاکستان نہ ہوتا تو اس جگہ کیا ہونا تھا۔ اب دیکھئے! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، نیا نبی آنا بالکل ناممکن ہے، بالفرض اگر نیا نبی آنا ممکن ہوتا تو کون نبی بنتا؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا حتمی جواب اِرْشَاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی آنا تو ناممکن، اگر بالفرض ممکن ہوتا تو پھر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نبی بنتے۔ معلوم ہوا جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونا ہے، یہ تو غیب جاننے والے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جو نہیں ہے، اگر ہوتا تو کیسے ہوتا، ہمارے آقا، سردارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ بھی جانتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے عِلْمِ غیبِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عَالِمُ الْغَیْب نے ہر غیب سے آگاہ کیا | صدقے اس شان کی بینائی و دانائی کے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہی حدیثِ پاک کہ **"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر نبی بنتے"** اس حدیثِ پاک کا اَصل مطلب بھی سمجھئے! سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وَضَاحت کے مُطَابق اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ نَبُوَّت کَسْبی نہیں ہے یعنی کوئی بھی اپنی کوشش سے، اپنی محنت سے نبی نہیں بن سکتا بلکہ اللہ پاک جسے چاہتا ہے نبوت کا تاج پہناتا ہے، ہاں! یہ تاجِ نبوت اللہ پاک پہناتا صِرف اسی کو ہے جس کو اس کے لائق

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 239۔

بناتا ہے، اس اعتبار سے دیکھا جائے تو وہ تمام اَوصاف جو نبیوں میں ہوتے ہیں، وہ سارے اَوصاف حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میں پائے جاتے ہیں مگر اللہ پاک نے انہیں نبی بنایا نہیں ہے، کیوں نہیں بنایا...؟ اس لئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لا چکے ہیں، اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اب قیامت تک کوئی بھی نیا نبی نہیں آئے گا۔[1]

اب دیکھئے! وہ عظیم شخصیت جن کے اَوصاف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَوصاف جیسے ہیں، جن کا کردار پاکیزہ ہے، جن کے اخلاق پاکیزہ ہیں، جن سے شیطان ڈرتا ہے، جن کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں، جن کی زبان پر اللہ پاک نے حق رکھ دیا ہے، جن کی رائے کے مُوَافِق قرآنی آیات اُتَرتی ہیں، جب ایسی بلند شان والے صحابی، اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی پیارے آقا، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اختیار کرتے ہیں، جب یہ بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی مانتے ہیں، جب یہ بلند رُتبہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے تو اب قیامت تک کے لئے جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، اسے چاہئے کہ پہلے آئینے میں اپنا منہ دیکھے، نبوت تو بہت ہی بلند درجہ ہے، اب قیامت تک کوئی شخص حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درجے تک بھی نہیں پہنچ سکتا، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابی ہیں، اب کوئی بھی صحابی نہیں بَن سکتا، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مُوَافقت میں قرآنِ کریم اُترتا تھا، اب قرآنِ کریم مکمل ہو چکا، اب کسی کی موافقت میں قرآن نہیں اُترے گا، لہٰذا قیامت تک نیا نبی آنا تو دُور کی بات ہے، اب کوئی دُوسرا عمر بھی نہیں ہو سکتا۔

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:15، صفحہ:673۔

معلوم ہوا کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی رائے کے مُوافِق قرآنِ کریم کی آیات اُترا کرتی تھیں، پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اتنی بلند شان والے ہونے کے باوُجود نبی نہیں بلکہ صحابی تھے تو یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب قیامت تک دُنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، اگر آنا ممکن ہوتا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نبی بَن چکے ہوتے، جب وہ شخصیت جن کی موافقت میں قرآن اُترتا تھا، وہ بھی نبی نہ ہوئے تو کوئی اَیرا غَیرا کیسے نبی بَن سکتا ہے۔ لِہٰذا مُوافقاتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو ماننا خَتمِ نبوت کا اِنکار نہیں بلکہ الحمدللہ! خَتمِ نبوت کی زبردست دلیل ہے۔

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن | نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نیک مومن ہیں

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی مُعَاملے میں فِکْر مند تھے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فِکْر کی کیا بات ہے، اللہ پاک آپ کے ساتھ ہے، فرشتے آپ کے ساتھ ہیں، حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل عَلَیۡہِمَا السَّلَام آپ کے ساتھ ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ آپ کے ساتھ ہیں، میں بھی حاضرِ خدمت ہوں، سارے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:166۔

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جب اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کا اہتمام کیا تو اللہ پاک نے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تَصدِیق میں یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی اور ارشاد ہوا:[1]

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ (پارہ28، سورۃ التحریم:4)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو بیشک اللہ خود اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرَ یعنی اس آیت میں نیک مؤمن سے مراد ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اعظم (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) ہیں۔[2]

علّامہ عبد الرؤوف مناوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالی شان کا معنیٰ یہ ہے کہ اسلام کے پہلے خلیفہ، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، یہ دونوں حضرات فضیلت میں، اَوْصاف میں تمام مسلمانوں سے اَفْضل و اعلیٰ ہیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد ان کا رُتبہ سب سے بڑا ہے۔[3]

عمر کافی نبی کو حَسْبُكَ اللہ سے یہ ثابت ہے	ہے شاہد جن پہ قرآں حضرت فاروق اعظم ہیں

"فاروقِ اعظم" کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی دوسری آیت میں مسلمانوں کو حکم

---

1 ...مُسلِم، کتاب: الطّلاق، باب: فِی الْاِیْلاء، صفحہ: 563، حدیث: 1479۔

2 ...تفسیر دُرِّ منثور، پارہ: 28، التحریم، زیرِ آیت: 4، جلد: 8، صفحہ: 223۔

3 ...فَیْضُ القَدِیْر، جلد: 4، صفحہ: 251، زیرِ حدیث: 4985۔

دیا گیا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں جب کچھ عرض کرنا ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کسی کی بھی آواز ہرگز محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مبارک سے اُونچی نہ ہونے پائے، ورنہ تمہارے اَعْمال، تمہاری نمازیں، تمہارے روزے، تمہارے حج برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تِرْمذی کی روایت ہے، جب یہ حکم نازِل ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور چند دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے خود پر بہت احتیاط لازِم کرلی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو اتنی آہستہ آواز میں بات کرتے کہ کبھی کبھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دوبارہ پوچھنا پڑتا کہ کیا کہتے ہو۔[1] اس پر فرمایا گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ③

(پارہ 26، سورۃ الحجرات: 3)

ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے

وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو بارگاہِ رسالت میں اپنی آواز نیچی رکھتے تھے، بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کے متعلق اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ اللہ پاک نے ان کے دِل تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، ان کے لئے آخرت میں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

---

1 ...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: من سورۃ الحجرات، صفحہ: 753، حدیث: 3266۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بخشش یقینی ہے، یہ قطعی یقینی جنّتی ہیں کہ اللہ پاک نے اس آیتِ کریمہ میں ان کی بخشش کا اور ان کے بڑے ثواب کا اعلان فرمادیا ہے۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا	اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام [1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

رِقَّت کے سبب سانس اُکھڑ گئی (حکایت)

حضرت حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک بار اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سورۂ طور کی آیت:7 اور 8 کی تِلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾ (پارہ27، سورۂ طور:7تا8)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں

یہ آیات پڑھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا اور ایسی رِقَّت طاری ہوئی، ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ روتے روتے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سانس اُکھڑ گئی اور کم و بیش 20 دِن تک آپ کی یہی کیفیت رہی۔[2]

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی [3]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں اسلام کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:311۔
2 ...سابقہ حوالہ۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ...! آپ کو قرآنِ کریم سے کیسی محبت تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کیسی محبت کے ساتھ، کس پیار کے ساتھ، قرآنِ کریم کے معنیٰ و مفہوم میں ڈُوب کر، خوفِ خُدا کے ساتھ قرآنِ کریم کی تِلاوت کیا کرتے تھے، ہم بھی الحمدللہ! مسلمان ہیں۔ ہم ذرا اَپنے اندر بھی جھانک کر دیکھیں، ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے کہ میرے دِل میں قرآنِ کریم کی کتنی محبت ہے؟ یہ ہمارا حق بنتا ہے، ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ کتنے دِن ہو چکے ہیں قرآنِ کریم کھول کر دیکھے ہوئے، یہ قرآن، یہ اللہ پاک کا پاکیزہ کلام، جو اللہ پاک نے ہماری ہدایت کے لئے نازِل فرمایا ❁ یہ قرآن جو شِفَا ہے ❁ یہ قرآن جو جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شِفَا ہے ❁ جو باطنی بیماریوں کے لئے بھی شِفَا ہے ❁ یہ قرآن جس میں ہمارے رَبّ نے ہمارے لئے زِندگی کے اُصُول بیان فرمائے ہیں، ہم اس قرآنِ کریم کو، اس پاکیزہ کلامِ اِلٰہی کو کتنا پڑھتے ہیں، اسے سمجھنے کی کتنی کوشش کرتے ہیں۔

آہ! یہ قرآن ہمارے رَبّ کا کلام ہے ❁ اس میں ہمارے لئے ہدایت ہے ❁ اس میں ہمارے لئے روشنی ہے ❁ اس میں ہمارے لئے نور ہے ❁ اس میں ہمارے مسائل کا حَل ہے ❁ اس میں ہماری پریشانیوں کا حل ہے، اس میں ہمارے مُعَاشی مُعَاملات کا حل ہے ❁ اس میں گھر جنّت کا گہوارہ بنانے کے اُصُول ہیں ❁ اس میں زِندگی خوب صُورت بنانے کے طریقوں کا بیان ہے، آہ! افسوس! اس پاکیزہ کلام کو پڑھنے کے لئے ہمارا دِل بے چین نہیں ہوتا، اسے سمجھنے کے لئے ہم بے تاب نہیں ہوتے۔ کاش! ہمیں بھی قرآنِ کریم کی محبت نصیب ہو جائے ❁ کاش! ہم بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے بَن جائیں ❁ کاش! ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھنے والے بَن جائیں ❁ کاش! فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا صدقہ نصیب ہو

جائے ❁ کاش! ہماری زِندگی قرآنِ کریم کی آئینہ دار ہو جائے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بے شک قرآن کریم شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی، پَس جو قرآنِ کریم کو اپنا امام اور پیشوا بنالے گا، قرآن کریم اسے جنت میں لے جائے گا اور جو قرآنِ مجید کو پسِ پُشت ڈال دے گا، قرآنِ مجید اسے جہنّم میں دھکیل دے گا۔(1)

گَرْ تُو مِی خواہی مُسَلْماں زِیسْتَن | نِیسْت مُمْکِن جُز بہ قُرآں زِیسْتَن

ترجمہ: اگر مسلمان بَن کر زندگی گزارنا چاہتے ہو تو بغیر قرآن کے ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔(2)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

"زُلفیں رکھنا" سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

اے عاشقانِ رسول! زُلفیں رکھنا پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

1 ...مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزَّاق، باب: تعلیم القرآن، جلد: 3، صفحہ: 229، حدیث: 6030۔
2 ...جامع بیانِ علم، باب: عِلْم کے فضائل، جلد: 1، صفحہ: 201، حدیث: 220۔

پیاری پیاری سنّت مبارکہ ہے۞ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے ۞ کبھی نصف کان مبارک تک، کبھی کان مبارک کی لو تک، کبھی گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۞ حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ اکرم، رسول محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے(1)۞ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفیں کان کی لو سے ذرا نیچے ہوتیں اور مبارک کندھوں کو چوما کرتیں۔(2)

اے عاشقانِ رسول! سر کے بیچ میں سے مانگ نکالنا سنّتِ مبارکہ ہے۔**بہار شریعت** میں ہے: بعض لوگ دائیں یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنّت کے خلاف ہے، سنّت یہ ہے کہ بیچ میں مانگ نکالی جائے، بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے، یہ یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔(3)

اللہ پاک ہم سب کو سُنّتوں کا عامِل بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شمائل محمدیہ، باب: شعر رسول اللہ، صفحہ: 104، حدیث: 24۔

2 ...شمائل محمدیہ، باب: خلق رسول اللہ، صفحہ: 35، حدیث: 25۔

3 ...بہار شریعت، جلد: 3، صفحہ: 587-588، حصہ: 16۔